سوال

(409) کمیشن عرف عام پر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک صاحب اناج کی منڈی رکھتے ہیں ان کی تجارت کا طریقہ یہ ہے کی جولوگ اناج لاتے ہیں اس کو نیلام کر کے اپنی کمیشن کاٹ کر اناج کا روپیہ اپنے پاس سے ادا کر دیتے ہیں اور اناج کے خریداروں سے اپنی کمیشن بڑھا کر روپیہ روپیہ وصول کر لیتے ہیں کیا اس طرح دونوں طرف سے کمیشن لینی جائز ہے ، (عبدالحکیم)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض مسائل عرف عام پر مبنی ہوتے ہیں اگر اس منڈی میں دونوں طرف سے کمیشن لینے کا رواج ہے تو کوئی حرج نہیں ہے اگر نہیں ہے ، تو دو طرف سے نہ لے ، بہر حال منڈی کے حالات پر موقوف ہے ۔

شرفیہ :-

صورت مرقومہ میں حکم جواز ثابت نہیں رہا آڑھت کا معاملہ تو اس کے جواز کی یہ صورت ہے کہ آڑھتی صاحب سے اپنے مکان و دکان پر مالیا خود صاحب مال کے ٹھہرانے کا کرایہ لے سکتا ہے کہ معاوضہ مکان کا ہے ایسے ہی تلوائی مال کا معاوضہ یا کسی چیز کا ٹھیکہ وغیرہ ہے نکلوا کر بوریوں وغیرہ میں بھروانے لدوانے کا انتظام کرنا وغیرہ کی اجرت لے سکتا ہے جو شرعاً جائز ہے مگر یہ سب مال والے سے ہے کہ تول جو کھ مالک مکان کے ذمہ ہے بحکم حدیث :

(إِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ، وَإِذَا بِعْتَ فَكِلْ) رواہ احمد قال فی مجمع الزوائد اسنادہ حسن کذا فی النیل ج ۵ ص ۱۲۶ اب)

اب اس اجرت کا نام کمیشن رکھ لو یا اجرت و کرایہ ۔ الغرض یہ جائز ہے اور مشتری سے کمیشن یا اگرت لینا جائز نہیں ہاں اگر مشتری کو بھی اپنی دوکان مکان پر ٹھہرانے یا مال لدوانے ، بوریوں یا ٹھیلوں وغیرہ میں رکھوانا ، یا اور کسی قسم کا انتظام کرنا ہو تو اس سے اس امور کا معاوضہ یا اجرت لینی جائز ہے ورنہ نہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد2ص393

محدث فتویٰ